مسلسل اشاعت کے 84 سال
روزنامہ
نوائے وقت
DAILY NAWA-I-WAQT
RAWALPINDI
ISLAMABAD
راولپنڈی
اسلام آباد
FRIDAY 5 APRIL 2024

فوری اور سستے انصاف کا ادارہ "وفاقی محتسب"

بلا امتیاز
امتیاز القدس گورایا
imtiazaqdas@gmail.com

1983 کے سال وفاقی محتسب کا ادارہ معرض وجود میں آیا اس وقت ہم میٹرک کی تیاری میں مصروف تھے ایک شام ہمارے گھر خلد جان تشریف لائیں ہم بھی والدین کے ساتھ شریک محفل تھے باتوں باتوں میں پتہ چلا کہ خلد محترم بھی اسلام آباد میں فوری ہے پوچھنے پر پتہ چلا کہ کوئی نیا محکمہ وفاقی محتسب کے نام سے بنایا گیا ہے جسے خلد محترم نے جوائن کر لیا ہے۔ وفاقی محتسب کا نام سن تو لیا لیکن یہ کچھ سمجھ نہیں آئی کہ محکمے کا کام کیا ہے؟ ایک دفعہ راولپنڈی سے اسلام آباد آیا تو گھومتے گھماتے زیرو پوائنٹ سے آبپارہ کی طرف مڑے تو کونے پر ایک کمرشل سائیڈ نگ کی بلڈنگ نظر آئی جس کے گیٹ پر سبز بورڈ سفید کلر سے لکھا ہوا تھا جس پر وفاقی محتسب لکھا تھا۔ عجیب سی خوشی ہوئی۔ خاندانی چودھری ریاست علی اور ہمارے میں بھوائی جی جوسٹس سردار اقبال خان کے علاقہ جج میں بنے کے بعد مردہ سنبھال چکے تھے چودھری ریاست علی اس سے پہلے بھوائی جی پاکستان کے آذربائیجان بھی کام کر چکے تھے اس کے ساتھ ساتھ والد محترم سے بھی ذہنی جسٹس اقبال صاحب کا ذکر بھی سلے میں آیا کرتا تھا کہ ابھی کچھ ہی مخلصوں میں والد محترم کی کہیں نہ کہیں جسٹس صاحب سے ملاقاتیں رہتی تھیں یہ تو پہلا تعارف تھا دوسرا تعارف ذاتی تجربے کی بنیاد پر ہوا کہ ہم نے وفاقی اردو یونیورسٹی سے ایم فل کیا تحقیق سے میں نے اور میرے ساتھیوں نے تھیسس لکھنے کا کام کیا جبکہ باقی کلاس نے تھیسس لکھنے کی بجائے ایجوکیشنل لیٹر ہیڈ پر ہی اس طرح باقی لوگ نے ایجوکیشن کا امتحان دے کر ڈگری لے لی اور گھر چلے گئے مگر تھیسس لکھنے کی میری ضد آڑے آ گئی لہذا میں نے تھیسس لکھ کر یونیورسٹی میں جمع کروایا مگر اس پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ کبھی کراچی کبھی اسلام آباد کی کہانیاں سنائے ملتی آخر کار میں وفاقی اردو یونیورسٹی کے خلاف وفاقی محتسب میں کیس کر دیا نتیجہ ترین انصاف کی رائلد دیکھ کر جو ان رہ گیا کہ تیسری دفعہ حاضری پر وفاقی محتسب نے یونیورسٹی کو حکم جاری کیا عمل پر عمل کرنے کا آرڈر کر دیا پھر تیسرا تعارف یہ ہوا کہ میں کسی کام سے وفاقی محتسب دفتر جا رہا تھا کہ اس وقت اتفاق سے والد محترم سے ملاقات ہو گئی تو ان کے پوچھنے پر بتایا کہ ایک کام سے وفاقی محتسب کے دفتر جا رہا ہوں تو جناب محترم (مرحوم) ڈاکٹر شیر افگن خود ہی حکم جاری کیا کہ وفاقی محتسب کے دفتر جا رہے ہو تو ڈاکٹر انعام سے ضرور ملنا۔ عرض کی جی بالکل ضرور مگر باہر نکل تو ایک فلائٹ لیٹ میں ہوتے ہیں مجھے اس وقت نہیں پتہ تھا کہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید وفاقی محتسب میں تعریف لے چکے ہیں والد محترم سے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی چلو ہمیں سے ملاقات تو ہو جائے گی جیسا کہ ماتھا سال کی عمر میں تھا ڈاکٹر انعام سے پچاس سال کا فاصلہ ہے کیونکہ والد محترم مرحوم ڈاکٹر انعام الحق جاوید کا دوستی کا سفر تقریباً پچاس سال پر محیط ہے لہٰذا ڈاکٹر انعام سے ملاقات ہو گئی کہ والد محترم پچھلے سال ہم کے ساتھ چھ تک کی تمام شعبے ختم کر کے اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے بات کسی اور طرف نکلنا شروع ہو گئی اپنے موضوع پر آتا ہوں کہ یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر انعام صاحب وفاقی محتسب میں ایڈوائزر کے عہدہ پر عہدہ سنبھال چکے ہیں اور میں محفوظ سے ہی جانتا ہوں کہ ڈاکٹر انعام جس شخص کا نام ہے کام کرنے کا اس کو جنون ہے وہ ذاتی زندگی

میں کیا ہے اور کیا نہیں ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے مگر ان کی شخصیت کہ شاعری وہ کر رہے تحقیقی کام وہ کر رہے ہیں مشاعرے وہ کر رہے ہیں دوست احباب کو وقت دے رہے ہیں تو میں حیران تھا کہ جس بندے کو اب انہوں نے جوائن کیا ہے یہ تو بہت ہی خوفناک ہے وہ پوچھتے ہیں پھر ایک دن چلا وفاقی محتسب چلا جاتا تو ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ اگر کل میں وفاقی محتسب کے دفتر آ رہا ہوں تو ملاقات ہو سکتی ہے تو ڈاکٹر صاحب نے فوری پوچھا کہ کیوں نہیں ہو سکتی خیر میں اپنے کام سے فارغ ہو کر ڈاکٹر صاحب کے پاس حاضر ہو گیا وہ ملنے کے بعد آفس ٹیبل کے سامنے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے میں ان کے سامنے بیٹھ گیا تو ٹیبل پر میری اس چیز پر نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی سی ٹرافی کی تختی پر لکھا تھا "بہترین تحریر" تو مجھے بہت اچھا لگا کہ ہمارے محسن کو بھی کسی نے اس کی تحریر پر ایوارڈ دیا ہے کچھ دیر ہم باتیں کرتے رہے پھر ڈاکٹر صاحب نے مجھے بتایا کہ وفاقی محتسب کے دفتر میں ہر ہفتے کی صبح ایک میٹنگ ہوتی ہے جس میں ہر ڈویژن کے ڈائریکٹر اپنی اپنی رپورٹ پیش کرتے ہیں اور ہر ہفتے کی میٹنگ میں ایک ڈویژن کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے اس ہفتے کی میٹنگ میں ڈاکٹر صاحب نے مجھے بھی شامل ہونے کی دعوت دی میں نے بھی حامی بھر لی اور اگلے ہفتے میں میٹنگ میں شامل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ساتھ ہر ڈویژن کے ڈائریکٹر بھی بہت ہی قابل اور پڑھے لکھے لوگ ہیں ہر ڈویژن کے ڈائریکٹر نے اپنی اپنی رپورٹ پیش کی اور ڈاکٹر صاحب نے ان کو ہدایات دیں اس میٹنگ میں میں نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ وفاقی محتسب کے ساتھ ساتھ آپ شاعری بھی کرتے ہیں تو ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے پی ایچ ڈی اردو میں کی ہے اور میرا تھیسس شاعری پر ہی تھا اس لئے شاعری کا شوق ہے اور میں شاعری کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کی شاعری کی کتاب "ہجر کی دھوپ میں" بھی ہے جو میں نے ان سے لی اور پڑھی بھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی شاعری بہت ہی خوبصورت ہے اور ان کی شاعری کی کتاب "ہجر کی دھوپ میں" بھی بہت ہی خوبصورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی شاعری کی کتاب "ہجر کی دھوپ میں" کا انتساب بھی بہت ہی خوبصورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی کتاب "ہجر کی دھوپ میں" کا انتساب اپنی والدہ کے نام کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی شاعری کی کتاب "ہجر کی دھوپ میں" کا انتساب کچھ یوں ہے "اپنی والدہ کے نام جن کی دعا میرے ساتھ ہے"۔ ڈاکٹر صاحب کی شاعری کی کتاب "ہجر کی دھوپ میں" کا انتساب پڑھ کر میں بہت ہی جذباتی ہو گیا کہ ڈاکٹر صاحب کی والدہ کا انتقال ہو چکا ہے اور ڈاکٹر صاحب کی والدہ کی دعا ان کے ساتھ ہے